



سوال

(109) عقیقہ اگر سات روز میں کسی باعث سے نہ ہو سکا تو بعد اس کے ہو سکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عقیقہ اگر سات روز میں کسی باعث سے نہ ہو سکا تو بعد اس کے ہو سکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جامع ترمذی میں ہے۔ کہ اہل علم ساتویں روز عقیقہ کرنے کو مستحب جانتے ہیں۔ اگر ساتویں روز نہ ہو سکا تو چودھویں روز کرنا چاہیے۔ اور اگر چودھویں روز نہ ہو سکا تو اکیسویں روز کرنا چاہیے۔ قاضی شوکانی نیل الاوطار میں ترمذی کے اس قول کو نقل کر کے لکھتے ہیں۔

یعنی اس قول پر حدیث دلالت کرتی ہے۔ جس کو عبد اللہ بن بریرہ نے اپنے باپ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عقیقہ ذبح کیا جائے ساتویں روز اور چودھویں روز اور اکیسویں روز مگر شوکانی نے اس کی سند لکھی ہے۔ اور نہ اس کا صحیح اور ضعف ہونا ظاہر کیا ہے۔ (سبل السلام ص 208)

یعنی نووی نے کہا کہ ساتویں روز کے قبل بھی عقیقہ کرنا درست ہے۔ اور اسی طرح بڑے ہونے کے بعد بھی عقیقہ کرنا درست ہے۔ اس واسطے کہ بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا عقیقہ بعثت کے بعد کیا ہے۔ لیکن بیہقی نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اور نووی نے کہا یہ حدیث باطل ہے۔ الحاصل عقیقہ کا وقت جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ وہ ساتواں روز ہے۔ پس ساتویں ہی روز عقیقہ کرنا متعین ہے۔ ہاں بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت مذکورہ اگر صحیح و لائق اعتبار تو چودھویں روز اور اکیسویں روز بھی عقیقہ کرنا حدیث سے ثابت ہوگا۔ اور اکیسویں روز کے بعد یا بڑے ہونے کے بعد عقیقہ کرنا کسی حدیث معتبرہ سے ثابت نہیں۔ اور علماء کی رائے اس بارے میں مختلف ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اکیسویں روز کے بعد بھی ہو سکتا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

(کتبہ عبد الرحمن المبارک پوری۔ فتاویٰ نذیریہ جلد 2 ص 445-446)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث



جلد 13 ص 214

محدث فتویٰ